مختصر سوانح

تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی
سلطان اوحدالدین سیدمخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیش کش

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

ترتیب و اضافہ

آلِ رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری

Tarikul Saltanat Ghausul Aalam Mahboob E Yazdani Sulatan Auhduddin Syed Makhdoom Ashraf Jahangir Simnani (May Allah be pleased with him)

Kichhauchha Sharif India

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

فہرست

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

صلی علی نبینا صلی علی محمد | صلی علی شفیعنا صلی علی محمد
من علینا ربنا إذ بعث محمدا | ایده بأیده ایدنا بأحمدا
ارسله مبشرا ارسله ممجدا | صلوا علیه دآئما صلوا علیه سرمدا

صلی علی نبینا صلی علی محمدا
صلی علی نبینا صلی علی محمدا

منقبت

بحضور تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سید سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جہاں میں ہے بڑا شہرہ ولایت ہو تو ایسی ہو | ملایا حق سے لاکھوں کو ہدایت ہو تو ایسی ہو
شہ سمناں تھے پہلے پھر ہوئے کونین کے سرور | ہدایت ہو تو ایسی ہو نہایت ہو تو ایسی ہو
جہاں جس نے مدد چاہی وہیں مشکل ہوئی آسان | غلاموں پر جو آقا کی عنایت ہو تو ایسی ہو
مریدوں کی قیامت میں رہائی ناردوزخ سے | کریں گے اشرفؔ سمناں حمایت ہو تو ایسی ہو
تمہارے حسن کا قصہ کوئی عشاق سے پوچھے | تڑپ جاتا ہے دل سن کر حکایت ہو تو ایسی ہو
شہ سمناں کی مدحت سے نوید مغفرت پائی | سخن کی اشرفیؔ خستہ جو غایت ہو ایسی ہو

(محبوب ربانی ہم شبیہ غوث اعظم حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ)

تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سید سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ساتویں صدی ہجری میں ایران کے صوبہ خراسان میں سادات حسینی کی حکومت تھی جسکا دارالحکومت شہر سمنان تھا۔ سلطان سید ابراہیم (المتوفی ۷۲۳ہجری) اس حکومت کے سربراہ تھے جو ظاہری شان و شوکت اور سطوت و جلال کے ساتھ ساتھ باطنی خوبیوں سے بھی پوری طرح بہرہ ور تھے سلطان سید ابراہیم صرف ایک بیدار مغز حکمران ہی نہ تھے بلکہ متقی و پرہیز گار عالم باعمل بھی تھے۔

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ان ہی دین و دنیا کی دولت سے مالامال مکرم و محترم شخصیت کے فرزند ارجمند تھے سرزمین ہندوستان میں جن بزرگوں کے فیض قدوم سے شمع اسلام فروزاں ہوئی اور جنکے نقوش پاک کی برکت سے اس شمع کی روشنی ہر چہار سمت پھیلی ان مقدس ہستیوں میں سے ایک حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ذات بابرکت ہے۔

ولادت باسعادت

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کی ولادت بھی اپنی جگہ ایک کرامت ہے۔ شہر سمنان میں ایک صاحب حال مجذوب شیخ ابراہیم علیہ الرحمہ نامی رہا کرتے تھے ایک روز سلطان سید ابراہیم اور انکی اہلیہ محترمہ شاہی محل کے حرم میں تشریف فرما تھے کہ اچانک شیخ ابراہیم مجذوب اس جگہ پر وارد ہوئے تو سلطان اور ملکہ عالیہ نے ان مجذوب بزرگ کی حد درجہ تعظیم کی انکو نہایت احترام سے اپنی جگہ بٹھایا اور خود انکے سامنے ادب سے کھڑے ہوگئے۔ مجذوب نے پوچھا ''ابراہیم کیا تو اللہ تعالی سے بیٹا مانگتا ہے؟'' یہ سن کر سلطان اور ملکہ بہت خوش ہوئے کیونکہ اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے دونوں بہت ملول رہتے تھے اور اکثر بارگاہ خداوندی میں رو رو کر دعائیں کیا کرتے تھے اب مجذوب کی زبان سے اچانک یہ سنا تو دونوں کے چہروں پر خوشی اور

مسرت کی لہریں دوڑ گئیں۔ سلطان نے ادب سے عرض کی، آپ بزرگ ہیں دعا فرمادیں۔ مجذوب بزرگ نے اولاد نرینہ کی دعا فرمائی اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ چند روز بعد سلطان ابراہیم نے سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کو خواب میں دیکھا حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا" اے ابراہیم! تجھ کو اللہ تعالیٰ دو فرزند عطا کرے گا بڑے کا نام اشرف اور چھوٹے کا نام اعراف رکھنا اشرف اللہ کا ولی ہوگا اور مقرب بارگاہ ایزدی ہوگا۔ اسکی پرورش اور تربیت بھی خاص طریقے سے کرنا۔

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ولادت سے تین ماہ قبل اہل سمنان نے ایک مجذوب کو دیکھا جو شہر کے گلی کوچوں میں نہایت بلند آواز میں صدا لگا رہا تھا "باادب باملاحظہ ہوشیار جہانگیر زماں اشرف دوراں تشریف لاتے ہیں" اس مجذوب کو سب سے پہلے اس سپاہی نے دیکھا جو شہر سمنان کی فصیل پر پہرہ دے رہا تھا کیونکہ رات کو شہر کے دروازے بند کر دیئے جاتے تھے تاکہ ڈاکو و لٹیرے اندر داخل نہ ہو سکیں۔ رات کے سناٹے کو چیرتی ہوئی یہ آواز جب اسکے کانوں پہنچی تو وہ بڑا حیران ہوا لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے مجذوب کو فصیل کے اندر پایا کیونکہ فصیل اتنی بلند تھی کہ بغیر کسی ذریعے کے اسکو عبور کرنا کسی انسان کے بس کا کام نہیں تھا اب سپاہی پر دہشت طاری ہو گئی اور وہ حیرت سے مجذوب کی جانب دیکھ رہا تھا جس کی آواز بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی تھی اور وہ مسلسل یہی صدا لگا رہا تھا "باادب باملاحظہ ہوشیار جہانگیر زماں اشرف دوراں تشریف لاتے ہیں" اس آواز سے شہر سمنان کے در و دیوار گونج رہے تھے لوگ حیران تھے کہ یہ دیوانہ کون اور کس کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ یہ وہی شیخ ابراہیم مجذوب تھے جنہوں نے سلطان سید ابراہیم کو فرزند سعید کی بشارت دی تھی۔ اور اب ان کی ولادت سے تین ماہ قبل یہ خبر پورے شہر سمنان میں پھیلادی تھی۔ آخر مجذوب کی دعا اور حضور پر نور ﷺ کی بشارت پوری ہوئی اور ۷۰۸ھ ہجری کو حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

(بحوالہ حیات غوث العالم مصنف مخدوم الملت ابوالمحامد سید محمد اشرفی جیلانی محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ)

حضرت شیخ نجیب الدین علی بزغش علیہ الرحمہ کا یہ قول ہے "دیوانہ عجب بود"۔ کہا جاتا ہے کہ شیخ مجذوب علیہ الرحمہ چند روز تو کچھ نہ کھاتے تھے اور پھر وقت آنے پر سو من ایک نشست میں کھا جاتے تھے۔

اسی طرح اور بھی روایتیں ہیں جو انکے خوارق عادات اور کرامات عجیبیہ کی غماز ہیں۔(نفحاس الانس صفحہ ۴۲۴۔لطائف اشرفی جلد ا صفحہ ۲۵۸تا۲۵۹)

تعلیم و تربیت:

سلطان خراسان سلطان سید ابراہیم نے اپنے فرزند کی تعلیم حفظ قرآن سے شروع کروائی اور تربیت پر بطور خاص توجہ دی سات سال کی عمر میں حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی نے بفضل خدا قرآن کریم مع سات قرأت کے حفظ کیا اور چودہ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ میں عبور حاصل کر لیا، حضرت مخدوم سمنانی کمسنی ہی میں حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جو اپنے وقت کے جید عالم دین اور صاحب کشف کرامت بزرگ تھے حضرت رکن الدین کی خصوصی توجہ اور اپنے جذبہ صادق کی وجہ سے حضرت مخدوم سمنانی تیزی سے راہ سلوک پر گامزن ہو گئے۔جب آپ کی عمر پندرہ سال ہوئی تو آپ کے والد ماجد سلطان سید ابراہیم وصال فرما گئے۔اس طرح اس کم عمری میں سلطنت سمنان کی ذمہ داری کا بار گراں آپکے کندھوں پر آ گیا لیکن آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ایسا بہترین نظام چلایا کہ لوگ حیران رہ گئے۔ آپنے اپنے ۷۲۲ ھ سے ۷۳۳ ھ تک دس سال نہایت عدل و انصاف سے حکومت کی اسی دوران حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کو "اسم ذات" بغیر مدد زبان ورد کرنے کی مشق کرائی اور اس کا ورد کرنے کا حکم دیا، آپ نے اس ورد کی مشق مسلسل دو سال کی۔اس مشق کے بعد اشغال اویسیہ کی جانب رجوع ہوئے تو خواب میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی جنھوں نے براہ راست آپ کو اشغال اویسیہ کی تعلیم دی اور اجازت شغل مرحمت فرمائی۔

ترک سلطنت

آخر وہ وقت آ گیا جب آپکو دنیا کی حکومت سے دستبردار ہو کر روحانیت کی بادشاہت پر سرفراز ہونا تھا۔ ۷۳۳ ھ ۲۷ رمضان المبارک کی شب تھی کہ حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا "حجاب

تخت وتاج دور کر کے لذت وصل الٰہی کے لئے تیار ہو جاؤ حضرت علاؤالدین گنج نبات تمہارے منتظر ہیں۔ صبح ہوتے ہی آپ نے اپنے چھوٹے بھائی سید اعراف کی تخت نشینی کا اعلان کیا اور خود ہمیشہ کے لئے تخت وتاج سے دستبردار ہوگئے، اس وقت آپکا سن ۲۵ سال تھا اور آپ دس سال حکومت فرما چکے تھے۔ آپنے والدہ محترمہ سے سفر کی اجازت لی تو انہوں نے فرمایا بیٹا اس طرح نہ جاؤ لوگ کیا کہیں گے کہ سمنان کا شہنشاہ تن تنہا جارہا ہے لہذا شہر سے نکلتے وقت وزراء امراء اور کچھ محافظ ساتھ رکھو تاکہ رعایا سمجھے کہ بادشاہ کسی مہم پر جارہا ہے۔ والدہ محترمہ کے حکم پر آپ نے وزراء امراء اور کچھ محافظوں کو اپنے ساتھ لیا اور شہر سمنان سے نکل کھڑے ہوئے کچھ دور چلنے کے بعد آپ نے ان تمام وزیروں اور محافظوں کو واپس کر دیا اور خود تن تنہا منزل مقصود کی جانب روانہ ہوگئے۔ سب سے پہلے آپ ملتان کے نواح میں قصبہ اوچ شریف میں وارد ہوئے جہاں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ جب حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی اوچ شریف پہنچے تو حضرت مخدوم اس وقت اپنے مریدین کو تعلیم دے رہے تھے اچانک انہوں نے فرمایا" بوئے یار می آید" مجھے اپنے دوست کی خوشبو آرہی ہے یہ کہہ کر تیزی سے اپنی خانقاہ کے دروازے کی طرف آئے اسی وقت حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی وہاں پہنچے تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے آگے بڑھ کر آپکی پیشانی کو بوسہ دیا اور سینے سے لگایا اور فرمایا" سرداری و سیادت کے باغ میں ایک مدت بعد نسیم بہار آئی ہے" پھر فرمایا عزیز جلدی راہ سلوک میں قدم رکھو برادرم علاؤالدین تمہارے منتظر ہیں۔ پھر کچھ عرصے اپنی خانقاہ میں ٹھہرا کر چلہ کشی کرائی اور تمام روحانی نعمتیں عطا فرمائیں اور خرقہ خلافت عطا فرمانے کے بعد فرمایا: اب تک جن اکابرین سے میں نے استفادہ کیا ہے وہ سب تمہیں عطا کر دیا۔ ان تمام نعمتوں سے سرفراز ہو کر آپ پاپیادہ یہاں سے روانہ ہوگئے اور ہندوستان کے قصبہ بہار اس وقت پہنچے جب مخدوم الملک حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری رحمتہ اللہ علیہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا حضرت مخدوم نے وصیت فرمائی تھی کہ انکی نماز جنازہ وہی شخص پڑھائے گا جو صحیح النسب سید ہو۔ تارک السلطنت ہو اور سات قرأت کا قاری ہو وہ مغرب کی طرف سے کالا کمبل اوڑھے نمودار ہوگا اسی سے میری نماز پڑھوانا۔ یہ سب شرطیں حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی میں موجود تھیں اس لئے انہوں نے ہی حضرت مخدوم کی نماز جنازہ پڑھانے کی

سعادت حاصل کی اور تجہیز و تکفین کے بعد مزار کے پاس مراقبہ کیا تو انکو اپنے سامنے پایا انہوں نے روحانی طور پر آپکو تمام نعمتوں سے نوازا اور فرمایا "فرزند اشرف" کاش تم میرے حصے میں آئے ہوتے لیکن تمہیں بھائی علاؤ الدین آواز دے رہے ہیں میں اب تمہیں زیادہ دیر نہیں روک سکتا جاؤ یہ سفر تمہیں مبارک ہو۔ سید اشرف جہانگیر سمنانی یہاں سے روانہ ہوئے دشت و بیاباں کو ناپتے، ندی نالوں کو پھلانگتے، پہاڑوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ صحراء کے کانٹوں اور چٹانوں کے نوکیلے پتھروں پاؤں زخمی کر دیئے اللہ اللہ طلب حق کا یہ راہی اور راہ سلوک کا یہ مسافر جو بھوکا پیاسا بے سر و سامان صحراؤں کو پیدل ناپ رہا ہے یہ کون ہے یہ شہنشاہ شمنان ہے فلک بوس محلوں کا مکیں کوہ و بیاباں میں گزر اوقات کر رہا ہے جہاں رات ہوئی وہاں ٹھہر جاتے اور فجر تک عبادت میں مصروف رہتے صبح ہوتے ہی اگلی منزل کی جانب روانہ ہو جاتے۔ جنگلوں کے پُر خطر راستوں اور پہاڑوں کی ہیبت ناک وادیوں کو پیچھے چھوڑ کر اور سینکڑوں میل کی دشوار گزار راہیں طے کر کے سر زمین بنگال میں قدم رکھا اور پنڈواشریف کے قریب پہنچ گئے جہاں شیخ علاؤ الدین علاؤ الحق گنج نبات رحمتہ اللہ علیہ رشد و ہدایت کے جواہر لٹا رہے تھے اور یہی آپ کے سفر کی آخری منزل تھی۔

جس وقت آپ پنڈواشریف کے قریب پہنچے تو حضرت شیخ علاؤ الدین گنج نبات رحمتہ اللہ علیہ اپنے مریدین کو طریقت کی تعلیم دے رہے تھے انہوں نے اہل محفل سے فرمایا" بوئے یار می آید" مجھے اپنے دوست کی خوشبو آرہی ہے جس کا دو سال سے ہم انتظار کر رہے ہیں وہ عنقریب یہاں پہنچنے والا ہے۔ پھر تمام مریدین کے ہمراہ شہر سے باہر تشریف لائے اور سید اشرف جہانگیر سمنانی کا استقبال کیا اور اپنے ساتھ پالکی میں بٹھا کر خانقاہ تک لائے خانقاہ پہنچنے کے بعد آپکو بیعت کیا اور فرمایا فرزند اشرف جس وقت تم سمنان سے چلے تھے اس وقت سے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں بارہ سال رہے اور سخت ریاضت و مجاہدے کئے مرشد کامل نے آپ کو اپنی تمام روحانی نعمتیں عطا کیں اور خرقہ و خلافت سے نوازا۔

حضرت بندگی نظام الدین امیٹھوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ "حضرت امیر کبیر سید اشرف جہانگیر علیہ الرحمہ رابخلاف پیران دے سلطان جی مطلق گویند زیراکہ سلطنت ظاہری ہم میداشت" اور حضرت

ملک محمد جائسی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ "در صد یقین امت محمدیہ ﷺ دو کس تک سلطنت بر جمیع اولیاء اللہ فضیلت دارند۔ اول سلطان التارکین سیدنا ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالی عنہ دوم سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ۔ (صحائف اشرفی صفحہ ۱۱۳، حیات غوث العالم صفحہ ۲۲)

سیاحت ودین تبلیغ

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی اپنے پیر و مرشد حضرت علاؤالدین گنج نبات رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر تبلیغ دین کے لئے روانہ ہوگئے آپ نے پوری دنیا کی سیاحت کی اور اس دوران لاکھوں انسانوں کو راہ ہدایت دکھائی تبلیغ کے سلسلے میں بڑی بڑی رکاوٹیں آئیں اور بہت ہی خطرناک جادو گروں سے مقابلے ہوئے، لیکن کوئی بھی آپکے سامنے نہ ٹھہر سکا آپ نے اس سلسلے میں تقریر پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تحریری کام بھی جاری رکھا آپ نے ۳۱ تصنیف فرمائیں جو مرور ایام کے ساتھ ساتھ وہ ناپید ہوگئیں، لیکن اب بھی الحمد اللہ ۱۰ کتابیں ایسی ہیں جو صحیح حالت میں ہیں۔ اور عالم اسلام کی مختلف جامعات میں محفوظ ہیں اکثر کتابیں فارسی میں تھیں بعد میں آپ نے ان کا عربی میں ترجمہ کیا جسطرح ایک کتاب فوائد العقائد تھی یہ کتاب فارسی میں تھی بعد میں اسکا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ آپ کے خلیفہ و جانشین حضرت سید عبدالرزاق نورالعین فرماتے ہیں کہ جب آپ عرب میں تشریف لے گئے تو بدوؤں نے تصوف کے مسائل جاننے کی خواہش کی تو آپ نے فوائد العقائد کا عربی زبان میں ترجمہ کیا آپکی تصانیف میں لطائف اشرفی کو بڑی اہمیت حاصل ہے یہ کتاب فارسی میں ہے اور اس میں آپ نے تصوف کے بڑے اہم اسرار و رموز بیان فرمائے ہیں طریقت کے تمام سلاسل کے بزرگوں نے اس سے استفادہ کیا ہے یہ کتاب دیگر جامعات کے علاوہ جامعہ کراچی کی لائبریری میں بھی محفوظ ہے اور اس کا اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

سید اشرف جہانگیر سمنانی صرف عربی اور فارسی پر ہی عبور نہیں رکھتے تھے بلکہ اردو زبان کے پہلے ادیب بھی مانے جاتے ہیں۔ چنانچہ جامعہ کراچی کے شعبہ اردو کے سابق سربراہ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے اپنی تحقیق میں دریافت کیا ہے کہ آپ کا ایک رسالہ اردو نثر میں " اخلاق و تصوف " بھی تھا۔ پروفیسر حامد حسن

قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق بھی یہی ہے کہ اردو میں سب سے پہلی نثری تصنیف سید اشرف جہانگیر سمنانی کا رسالہ "اخلاق و تصوف" ہے جو ۷۵۸ ھ مطابق ۱۳۰۸ ءمیں میں تصنیف کیا گیا یہ قلمی نسخہ ایک بزرگ مولانا وجیہ الدین کے ارشادات پر مشتمل ہے اور اس کے ۲۸ صفحات ہیں قادری صاحب نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مذکورہ رسالہ اردو نثر ہی نہیں بلکہ اردو زبان کی پہلی کتاب ہے اور داستان تاریخ اردو میں لکھے ہیں۔ اردو نثر میں اس سے پہلے کوئی کتاب ثابت نہیں پس محققین کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ اردو نثر نگاری کے پہلے ادیب و مصنف ہیں۔

تصانیف جلیلہ

تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

1۔رسالہ مناقب اصحاب کاملین و مراتب خلفائے راشدین

2۔رسالہ غوثیہ

3۔بشارۃ الاخوان

4۔ارشاد الاخوان

5۔فوایدالاشرف

6۔اشرف الفواید

7۔رسالہ بحث وحدۃ الوجود

8۔تحقیقات عشق

9۔مکتوبات اشرفی

10۔اشرف الانساب

11۔مناقب السادات

12۔فتاوائے اشرفی

13۔دیوان اشرف

14۔رسالہ تصوف واخلاق(بزبان اردو)

15۔رسالہ حجۃ الذاکرین

16۔بشارۃ المریدین رسالۃ قبریہ

17۔کنزالاسرار

18۔لطائف اشرفی(ملفوظات سید اشرف سمنانی)

19۔شرح سکندرنامہ

20۔سرالاسرار

21۔شرح عوارف المعارف

23۔ شرح فصول الحکم

24۔قواعد العقائد

25۔تنبیہ الاخوان

26۔مستالیحۃ تصوف

27۔تفسیر نور بخشیہ

28۔رسالہ در تجویز طعنہ یزید

29۔بحرالحقائق

30۔نحو اشرفیہ

31۔کنزالدقائق

(بحوالہ: حیات غوث العالم، محبوب یزدانی، لطائف اشرفی)

http://www.alahazrat.net/islam/syed-makhdoom-ashraf-jahangir-simnani.php

کرامات

فرمایا سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے کہ کرامت خلاف عادت ہے کہ ظاہر ہوتی ہے اس گروہ سے اوہر موافق ارادہ اور غیر ارادہ کے۔

حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ کی کرامات اور خوارق عادات اس قدر ہیں کہ بیان نہیں کیا جاسکتا ہے مگر حصول برکت کے لئے بعض کرامتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

جب پیر علی بیگ حضرت کی دعا سے ایک مہم کو فتح کرکے واپس آیا تو اس کے لشکر میں ایک بوڑھا شخص تھا جو سالہا سال سے گھاس لایا کرتا تھا اس نے نہایت حسرت کے ساتھ یہ کہا کہ آج یوم عرفہ ہے حاجی اپنے کعبہ مقصود کو پہونچے ہوں گے کیا اچھا ہوتا کہ میں بھی اس دولت سے سرفراز ہوتا؟

حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کیا تم حج کرنا چاہتے ہو؟

اس نے عرض کیا اگر یہ دولت نصیب ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

حضرت نے فرمایا آؤ۔

وہ شخص آیا۔

حضرت نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ جاؤ۔

فوراً اس فرمان کے وہ کعبہ شریف پہونچ گیا اور مناسک حج ادا کی اور تین روز تک کعبہ شریف میں رہا اس کو خیال ہوا کہ کوئی شخص مجھ کو میرے وطن پہونچا دیتا۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ کو وہاں دیکھا، قدموں پر گر پڑا۔ سر اٹھایا تو اپنے گھر وطن موجود تھا۔ سبحان اللہ کیا تصرف علی الحقیقت ہے۔ (بحوالہ: لطائف اشرفی۔ صحائف اشرفی)

کرامت ۲:

حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ جب احمد آباد گجرات میں تشریف رکھتے تھے، آپ کے اصحاب ہمراہی تفریحاً سیر کو چلے گئے، ایک باغ میں گزر ہوا اس میں حسین معشوقوں کا مجمع تھا، اس جماعت میں ایک فقیر نہایت حسین مہ جبیں دیکھا گیا، حضرت کے ہمراہی اس فقیر کو دیکھنے لگے۔

ایک شخص نے کہاذرابت خانہ کے اندر جاکر دیکھو جو نگار خانہ چین سے ایک ایک حسین تصویر پتھر کی تراش کر بنائی ہیں۔

سب لوگ بت خانہ میں دیکھنے گئے۔ مولانا گلخنی بھی اس جماعت میں تھے ، جب بت خانہ میں گئے ایک عورت کی تصویر حسین مہ جبین پتھر کی تراشی ہوئی نظر آئی۔ دیکھتے ہی ہزار جان سے اس پر عاشق ہو گئے۔ بت کا ہاتھ پکڑ لیااور کہنے لگے کہ اٹھ چل۔

ہر چند یاران صحبت نے نصیحت کی ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔

مولانا روم فرماتے ہیں کہ

عاشقی پیدا است از زاری دل　　　　نیست بیماری چوں بیماری دل

حضرت عشق نے جب اپنا اثر دکھایا، صبر و قرار، ہوش و حواس، شرم و حیا سب کے سب کنارہ کش کر دیا۔ چند روز بے آب و دانہ اس بت نازنین کا ہاتھ پکڑے ہوئے کھڑے رہے، جب اس حالت کا عرصہ گزر گیا حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ کے خدمت میں ان کی حالت عرض کی گئی۔

فرمایا میں خود جاؤں گا اور اس کو دیکھوں گا جب تشریف لے گئے بہت سے لوگ حضرت کے ہمراہ چلے ، جب آپ نظر مبارک مولانا گلخنی پر پڑی عجیب حالت بے خودی میں دیکھا کہ کسی آدمی پر ایسی مصیبت صدمہ عشق نہ ہو۔ مولانا گلخنی کی یہ حالت دیکھ کر حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا کہ کیا خوب ہوتا کہ اس صورت سنگین میں روح سما جاتی اور زندہ ہو جاتی۔

زبان مبارک سے یہ فرمانا تھا کہ اس صورت میں جان آگئی اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی، جتنے لوگ اس مجمع میں حاضر تھے سب نے شور سبحان اللہ سبحان اللہ بلند کیا اور کہا کہ مرُدوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلا دیتے تھے۔ حضرت کی یہ کرامت اعجاز عیسوی کی مظہر ہے۔

حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ نے مولانا گلخنی کا نکاح اس بتِ نازنین سے کر دیا اور ولایت گجرات انکے سپرد کر کے وہیں ٹھہرا دیا۔

حضرت نظام یمنی جامع ملفوظ لطائف اشرفی فرماتے ہیں کہ اس بت سنگین سے جو اولاد پیدا ہوتی تھی اس کے ہاتھ کی چھنگلیاں میں ایک گروہ پتھر کی پیدائشی ہوتی تھی۔ یہ علامت نسل مادری بچوں میں ہوتی تھی۔

(بحوالہ: لطائف اشرفی۔ صحائف اشرفی)

کرامت ۳:

حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ دارالسلطنت روم میں عرصہ تک قیام فرماتے تھے اور ہمراہیوں کے لئے ایک خانقاہ بنائی تھی اور اس کے پہلو میں ایک خلوت خانہ تیار کر دیا تھا کہ وہاں خود آرام فرماتے تھے ایک دن سلطان دلد کے صاحبزادے نے جو حضرت مولانا رومی کے سجادہ نشین تھے حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ کی دعوت کی اور بہت سے مشائخ کو اس دعوت میں بلایا۔ شیخ الاسلام نے جو بڑے عالم و فاضل تھے اور کسی قدر حضرت کے بارے میں نقطہ چینی دل میں رکھتے تھے، دل میں ٹھان لیا کہ جب حضرت سید سمنانی اس مجلس میں تشریف لائیں تو وہ مشکل مسئلہ ان سے پوچھوں کہ جس کے جواب سے وہ عاجز ہوں۔

جب حضرت کے قدم مبارک نے محفل میں جانے کی راہ اختیار کی اور جب تک حضرت دروازہ پر پہونچیں، ناگاہ شیخ الاسلام کی نگاہ میں ایسا نظر آیا کہ ایک صورت حضرت کی شکل میں حضرت کے جسم سے باہر نکلی اور ایک صورت سے دوسری پیدا ہوئی۔ اسی مثل کے سو شکلیں شیخ الاسلام کے نظر میں ظاہر ہوئیں۔

مخدوم زادہ رومی استقبال کے لئے دروازے پر آئے اور بڑی عزت سے آپ کو لیا اور سب سے بلند تخت پر آپ کو بٹھلایا۔

شیخ الاسلام کی طرف رخ کر کے حضرت حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے کس صورت سے تم مسئلہ تو پوچھتے ہو۔ اس بات کے سنتے ہی ان میں اس قدر ہیبت کا غلبہ ہوا کہ گویا آسمان و زمین ٹکر کھا گئے۔

شیخ الاسلام بے اختیار اٹھے اور حضرت مخدوم زادہ رومی کو اپنا مددگار اور شفیع بنایا اور حضرت کے قدم پر سر ڈال دیا اور عرض کیا کہ عذر خواہ ہوں تقصیر معاف فرمایئے۔

فرمایا چوں کہ مخدوم رومی کو درمیان میں لائے ہو تو اب نہ ڈرو ورنہ تمہیں بتادیا جاتا لیکن اس کے بعد کسی شخص کو اس گروہ کے اور کسی درجہ کے صوفی کو بھی نظر انکار سے نہ دیکھنا۔

دیدارِ صحابی رسول ﷺ

غوثیت کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز ہونے کے علاوہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے حضرت سیدنا ابوالرضا حاجی رتن ابن ہندی رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ﷺ تھے، کے دیدار و ملاقات کا شرف بھی حاصل فرمایا۔ چنانچہ حضرت مخدوم سمنانی رضی اللہ عنہ ہی کا ارشاد ہے: "وقتی کہ ایں بملازمت حضرت ابوالرضا رتن رسید داز انواع لطائف ایشاں بہر مند شدہ یک نسبت خرقہ ایں فقیر بحضرت رتن میر سد و ادرا بحضرت رسول اللہ ﷺ۔ (بحوالہ: لطائف اشرفی جلد ا ص ۳۷۸)

اس لحاظ سے آپ تابعی ہوئے اور اس امتیازی وصف نے حضرت مخدوم قدس سرہ کی ذات گرامی کو جملہ مشائخ کے درمیان منفرد اور بے مثال بنادیا۔ حضرت حاجی رتن رضی اللہ عنہ کے تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

علامہ ابن حجر عسقلانی کی کتاب "الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ" صفحہ ۲۲۵ تا ۲۳۲ اور اجمالی کے لئے، اذکار ابرار صفحہ ۲۶،۲۷)

وصال مبارک

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اپنی زندگی سیاحت و تبلیغ دین میں گزاری اور سیاحت کے دوران کئی سو بزرگان دین سے فیض حاصل کیا۔ سن ۸۰۸ھ ہجری میں ہندوستان میں ہندوؤں کے مقدس مقام اجودھیا کے قریب پہنچے اور کچھوچھہ شریف میں اپنی خانقاہ قائم کی۔ محرم الحرام کا چاند دیکھ کر آپ نے بڑی طمانیت کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا" کاش جد مکرم حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موافقت جلد نصیب ہوتی اسکے بعد آپ کی طبعیت ناساز ہو گئی اور آپ بستر علالت پر دراز ہو گئے اور آپ نے مریدین کو

بلا کر فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میری قبر میری زندگی میں تیار ہو جائے۔ حسب الحکم لحد مبارک تیار کی گئی اور اس وقت نصف محرم گزر چکا تھا آپ ایک قلم اور کاغذ لے کر قبر میں تشریف لے گئے اور وہاں بیٹھ کر مریدین کے لئے ہدایت نامہ تحریر فرمایا جس میں اپنے عقیدے اور مسلک کی وضاحت فرمائی اور مریدین کو راہ سلوک طے کرنے دین کے احکام پر پوری استقامت کے ساتھ عمل کرنے اور شریعت اور طریقت پر عمل کرنے کی سخت تاکید فرمائی یہ ہدایت نامہ رسالہ قبریہ کے نام سے مشہور ہے۔

آپ نے اپنے حجرہ خاص میں مریدین اور خلفاء کی موجودگی میں حضرت سید عبدالرزاق نورالعین کو طلب فرمایا اور انکو خرقہ مبارک تاج اشرفی اور تبرکات خاندانی عطافرما کر اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ ظہر کے وقت آپ نے نورالعین کو امامت کا حکم دیا اور خود انکی اقتداء میں نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آپ خانقاہ میں رونق افروز ہو گئے اور سماع کا حکم فرمایا قوالوں نے شیخ سعدی کے اشعار پڑھے ایک شعر پر آپ کو کیفیت طاری ہو گئی اور اسی وجد کی کیفیت میں خالق حقیقی کے دربار اقدس میں پہنچ گئے۔ آپ کا مزار پرانوار کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد یوپی میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب الاخبار الاخیار میں فرماتے ہیں کہ آپکا مزار کچھوچھہ شریف میں ہے یہ بڑا فیض کا مقام ہے اس علاقے میں جنات کو دور کرنے کے لئے آپ کا نام لینا تیر بہدف ہے۔

آپ کا مزار مبارک کچھوچھہ شریف میں آج بھی مرجع خلائق ہے اگرچہ مخدوم سمنانی کے وصال مبارک کو چھ سو سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے لیکن آج بھی آپکی یاد لوگوں کے دلوں میں موجود ہے آپکا عرس مبارک ہر سال ۲۶تا۲۸ محرم الحرام کو کچھوچھہ شریف میں نہایت شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ جس میں ہندوستان پاکستان، بنگلہ دیش اور نیپال کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی لوگ وہاں جا کر شرکت کرتے ہیں۔

سلسلہ اشرفیہ

حضرت مخدوم الآفاق حاجی الحرمین مولانا ابوالحسن سید عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی خالہ زاد بہن کے صاحبزادے، مرید صادق، خلیفہ اعظم اور نسبًا خانوادہ غوثیہ کے چشم چراغ تھے۔

(صحائف اشرفی صفحہ ۱۲۹)

حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کی نسبت سے یہ سلسلہ اشرفیہ کہلاتا ہے۔ حضرت مخدوم سمنانی نے کیونکہ مناکحت نہیں فرمائی تھی اس لئے کوئی صلبی اولاد حضرت نے نہیں چھوڑی حضرت شاہ عبدالرزاق نورالعین حضرت کے روحانی فرزند خلیفہ اول اور پہلے سجادہ نشین تھے اس لئے آپکی اولاد ہی حضرت مخدوم کی اولاد کہلاتی ہے۔اور اسی نسبت سے یہ خاندان خاندان اشرفیہ اور اس کے مریدین کا سلسلہ ۔سلسلہ اشرفیہ کہلاتا ہے۔اس سلسلہ اشرفیہ میں وقتاً فوقتاً بڑی علمی وروحانی جلیل القدر ہستیاں گذری ہیں جن میں ہم شبہیہ غوث الاعظم محبوب ربانی حضرت ابواحمد محمد علی حسین اشرفی المعروف اشرفی میاں رحمتہ اللہ علیہ، حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ، حضور سرکارکلاں سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، مجاہد دوراں سید محمد مظفر حسین علیہ الرحمہ، قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ، صوفی ملت سید امیر اشرف اشرفی الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ ،اشرف العلماء سید محمد حامد اشرف اشرفی علیہ الرحمہ ، حکیم الملت سید شاہ قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ، شیخ اعظم سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ اور اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ سلسلہ اشرفیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والے مریدین ومعتقدین اسوقت پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں جن میں علماء ومشائخ بھی کثیر تعداد میں شامل ہیں۔

چند وظیفے

بعد نماز فجر	:	یاعزیز یااللہ ایکسو مرتبہ
بعد نماز ظہر	:	یاکریم یااللہ ایکسو مرتبہ
بعد نماز عصر	:	یاجبار یااللہ ایکسو مرتبہ

بعد نماز مغرب : یاستار یااللہ ایکسو مرتبہ

بعد نماز عشاء : یاغفار یااللہ ایکسو مرتبہ

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ، کلمہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر دس مرتبہ، یا بلند آواز سے کم از کم تین بار۔ سبحان اللہ 33 مرتبہ، الحمد للہ 33 مرتبہ، اللہ اکبر 34 مرتبہ، کلمہ تمجید یعنی سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ درود شریف جس قدر زیادہ پڑھ سکے پڑھا کرے۔

درود شریف یہ ہے

اللھم صلی وسلم علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد
کما تحب وترضیٰ بان تصلی علیہ ﷺ

استغفار اولیاء

استغفر اللّٰہ ربی من کل جمیع ما کرہ اللّٰہ
قولا فعلا سمعا ناظرا ولا حول ولا قوۃ اللّٰہ با اللّٰہ العلی العظیم

روزانہ سو بار پڑھنے والا چند سالوں کے بعد گناہوں سے محفوظ فرمالیا جاتا ہے۔

استغفار ملائکہ

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ استغفر اللّٰہ

روزانہ سو بار پڑھنے والا رزق وسیع پاتا ہے۔

دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں

رب اغفرلی، رب اغفرلی، رب اغفرلی (سنن ابی داؤد)

اے میرے رب! مجھے معاف کردے، اے میرے رب! مجھے معاف کردے، اے میرے رب! مجھے معاف کردے۔

اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی واجبرنی وعافنی وارزقنی وارفعنی

اے اللہ عزوجل! مجھے معاف کردے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میرے نقصان پورے کردے، مجھے عافیت دے، مجھے رزق دے اور مجھے بلندی عطا فرما۔ (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

درود شریف

اللھم صلی علی سیدناومولانامحمدوسیدناادم وسیدنانوح وسیدناإبراھیم وسیدناموسی وسیدناعیسی وما بینھم من النبیین والمرسلین صلوات الله و سلامه علیھم اجمعین اللھم صلی علی سیدناجبرائیل وسیدنامیکائیل وسیدنا إسرافیل وسیدناعزرائیل و حملة العرش و علی الملائکةوالمقربین وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین صلوات الله وسلامه علیھم اجمعین

مزار پر حاضری کا طریقہ

فرمانِ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ:

زیارت قبر میت کے مواجہ میں کھڑے ہو کر اور اس طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ سر اٹھا کر دیکھنا پڑے۔ سلام و ایصال ثواب کے لیے اگر دیر کرنا چاہتا ہے رُوبقبر بیٹھ ھائے اور پڑھتا رہے یا ولی کا مزار ہے تو اس سے فیض لے—واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد۹ صفحہ ۵۳۵)

مزار پر دعا کا طریقہ

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ فاتحہ کے بعد زائر صاحبِ مزار کے وسیلے سے دعا کرے اور اپنا جائز مقصد پیش کرے پھر سلام کرتا ہوا واپس آئے۔ مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے۔ طواف باالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۹ صفحہ ۵۲۲)

مزار شریف یا قبر پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں شرعاً حرج نہیں بلکہ نہایت ہی اچھا طریقہ ہے۔

فائدہ

قبروں پر پھول ڈالنا کہ جب تک وہ تَر رہے گا تسبیح کریں گے اس سے میت سے کا دل بہلتا ہے اور رحمت اترتی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ قبروں پر پھولوں کا رکھنا اچھا ہے۔

دیگر حوالہ جات یہ ہے......

فتاویٰ ہندیہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۱،

فتاویٰ امام قاضی خاں

امدادالمفتاح

ردالمختار جلد ا صفحہ ۶۰۶

فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۵

مزار پر چادر چڑھانا

مزار پر جب چادر موجود ہو خراب نہ ہوئی ہو بدلنے کی حاجت نہیں تو چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں اللہ کے ولی کو ایصال ثواب کرنے کے لئے کسی محتاج کو دیں۔(احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۴۲)

آج ہم چادر چڑھانے کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے اور ڈھول تاشے کے ساتھ چادر لے کر جاتے ہیں یہ غیر شرعی اور غلط طریقہ ہے۔اس طرح کے رواجوں کا اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

پیڑ،دیوار یا تاک پر فاتحہ دلانا

لوگوں کا کہنا ہے کہ فلاں پیڑ پر شہید (یا کوئی بزرگ) رہتے ہیں اور اس پیڑ یا دیوار یا تاک کے پاس جا کر مٹھائی، چاول (یا کسی چیز) پر فاتحہ دلانا،ہار پھول ڈالنا،لوبان یا اگر بتی جلانا اور منتیں ماننا،مرادیں مانگنا یہ سب باتیں واہیات، بیکار، خرافات اور جاہلوں والی بے وقوفیاں اور بے بنیاد باتیں ہیں۔(احکام شریعت حصہ ا صفحہ ۲۲)

کسی بزرگ یا شہید یا ولی کی حاضری یا سواری آنا

اسی طرح یہ سمجھنا کہ فلاں آدمی یا عورت پر کسی بزرگ یا شہید یا ولی کی حاضری ہوتی یا سواری آتی ہے یہ بھی فضول اور جاہلوں کی گڑھی ہوئی بات ہے کسی انسان کے کسی بھی طرح سے مرنے کے بعد اسکی روح کسی انسان یا کسی چیز میں نہیں آسکتی،جو جنتی ہیں ان کو اس طرح کی ضرورت نہیں اور جو جہنمی ہیں وہ آ نہیں سکتے،جنات اور شیطان ضرور کسی چیز یا کسی جانور یا کسی انسان کے جسم کو گمراہ کرنے کے لیے آ سکتے ہیں۔ ہمزاد بھی شیطان جنات میں سے ہوتا ہے جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے زندگی بھر اسکے ساتھ رہتا ہے اور اس انسان کے مرنے کے بعد یا زندگی میں ہی کسی بچے یا بڑے کے جسم میں گھس کر اسکی زبان بولتا ہے،اسی کو جاہل مسلمان دوسرا جنم اور پچھلے جنم کی بات سمجھ لیتے ہیں۔

اللہ جل جلالہ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے یعنی انبیاء، شہداء، صدیقین، صالحین ور اولیاء کرام کے راستے پر چلائے اور شریعت کا پابند بنائے۔آمین

فاتحہ سلطان الاولیاء محبوب یزانی وعبدالرزاق نورالعین قدس سرہ

بروح اقدس حضرت سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء عمدۃ الکاملین زندۃ الواصلین، عین عیون محققین، وارث علوم انبیاء ومرسلین، کان عرفان، جان ایمان، منبائے خاندان چشتیہ، منشائے دودمان بہشتیہ، تارک المملکۃ والکونین، مرشد الثقلین، اولاد حسین شہید کربلا، رنوردیدہ فاطمہ زہرا، جگر گوشہء علی مرتضےٰ، نبیرہ حضرت محمد مصطفے، سالک طرق طریقت، مالک ملک حقیقت، مقتدائے اولیاء روزگار، پیشوائے اصفیاء کبار، صدر بارگار کرامت مقتدائے کنتم خیر امۃ اخرجت واقف رموز حقائق الہی، کاشف وقائق لا متناہی، سیمرغ قاف قطع علائق، شہباز فضائے حقائق، شمع شبستان ہدایت، مہر انور اوج ولایت، ملاذ ارباب شوق و عرفاں، معاذ اصحاب ذوق وجداں، مقتدیٰ الانام، شیخ الاسلام، حافظ قراءت سبعہ جہاں گست حدود اربعہ، مقیم سرا وقات جلال مہبط تجلیات جمال الذی من اقتدی بہ فقد اہتدی ومن خالف فقد ضل وغویٰ متابعوۃ سالکون و مخالوۃ ھالکون وھو الواقففی مقام القطبیۃ والمتمکن فی مرام الغوثیہ، مظہر صفات ربانی، مورد الطاف سبحانی حضرت شاہ مردان ثانی مخاطب بہ خطاب محبوب یزدانی، سیدنا ومولانا وشفاء صدورنا وطیب قلوبنا مقتدائے اولیاء کثیر حضرت امیر کبیر مخدوم سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی النورانی سرہ العزیز وبروح اقدس حضرت قدوۃ الابرار عمدۃ الاخیار سروگلستاں حسنی الحسینی، نہال بوستاں بنی المدنی نوردیدہ حضرت محبوب سبحانی سرور سینہ سید عبدالقادر جیلانی، مظہر اسرار اشرفی، منظر انظار شگرفی حاجی الحرمین الشریفین، مخاطب بہ خطاب نورالعین، زبدۃ الآفاق مرضی الاخلاق مہبط انوار مشیخت علی الاطلاق حضرت سید عبدالرزاق نورالعین رضی اللہ عنہ مع جمیع خلفاء ومریداں یکبار فاتحہ وسہ بار اخلاص باصلوات بخوانید

یارب بہ محمد وبہر علی نہ حسن سلطان دیں مددے	بہ حبیب وطائیؑ وہم کرخی بہ سری وجنید وامیں مددے
بہ بوبکر وعبدالواحد ہم بوالفرح وپئے ھنکاری	بہ سعید و غوث جیلانی بہ علی محبوب تریں مددے
پئے افلح وبوالغیث وفاضل نہ عبید وجلال وشہ سمناں	پئے نورالعین وبہر حسین بہ شہید گوشہ نشیں مددے

سرور و سید محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے	بخشدے یارب جل جلالہ شفیع دوسرا کے واسطے
حضرت مولٰی علی مشکل کشا کے واسطے	دین و دنیا کی مری سب سے مشکلیں آسان کر
سبط اصغر اس شہید کربلا کے واسطے	دور کردے میرے مولٰی مجھ سے ہر کرب وبلا
غوث اعظم بندہ قدرت نما کے واسطے	الغیاث الغیاث یا غیاثَ العالمین
اشرف سمناں مرے غوث الورٰی کے واسطے	دونوں عالم کی شرافت بخش دے مولٰی مجھے
نور عین عبدرزاق اولیاء کے واسطے	آنکھ میں دے نور میرے رزق میں دے برکتیں

آخر میں................................

موت آئے در نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدؔ

ورنہ تھوڑی سی زمیں ہو شہ سمناں کے قریب

فقیر قادری گدائے اشرفؔ سمناں

آلِ رسول احمد الاشرفؔی القادری کٹیہاؔری

(المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

۱۰ شعبان العظم (۱۴۳۶ ہجری) بروز جمعۃ المبارک

Email: aalerasoolahmad@gmail.com

سینے میں دل ہوا تپاں ایسا
کہ نہ ہو کوئی نیم جاں ایسا

گوشہ دل میں خوب آ ٹھہرے
یار پاتے کہاں مکاں ایسا

ہم چھپاتے رہے یہ چھپ نہ سکا
راز دل ہوگیا عیاں ایسا

نقد جاں دے کے بھی نہ ہاتھ لگا
تیرا سودا ہوا گراں ایسا

اشرفؔی ناز کر تو اشرفؔ پر
کون پاتا ہے خاندان ایسا

Introduction to AIUMB

All India Ulama & Mashaikh Board (AIUMB) has been established with the basic purpose of popularizing the message of peace of Islam and ensuring peace for the country and community and the humanity. AIUMB is striving to propagate Sunni Sufi culture globally .Mosques, Dargahs, Aastanas, and Khanqwahs are such fountain heads of spirituality where worship of God is supplemented with worldly duties of propagating peace, amity, brotherhood and tolerance.

AIUMB is a product of a necessity felt in the spiritual, ethical and social thought process of Khaqwahs.Khanqwahs also have made up their mind to update the process and change with the changing times. As it is a fact that Khanqwahs cannot ignore some of the pressing problems of the community so the necessity to change the work culture of these centers of preaching and learning and healing was felt strongly. AIUMB condemns all those deeds and words that destabilize the country as it is well known that this religion of peace never preaches hatred .Islam is for peace. Security for all is the real call. AIUMB condemns violence in all its form and manifestation and always ready to heal the wounds of all the mauled and oppressed human beings. The integral part of the manifesto of AIUMB is peace and development. And that is why Board gives first priority to establish centers of quality modern education in Sunni Sufi dominated ares of the country. The other significant objectives of the Board are protection of waqf properties, development of Mosques, Aastanas, Dargahs and Khanqwahs.

This Board is also active in securing workable reservation for Muslims in education and employment in proportion to their population. For this we have been organizing meetings in U.P, Rajasthan, Gujrat, Delhi, Bihar, West Bengal, Jharkhand, Chattisgadh, Jammu& Kashmir, and other states besides huge Sunni Sufi conferences and Muslim Maha Panchayets . Sunni conference (Muradabad 3rd Jan 2011)Bhagalpur(10th May 2010) and Muslim Maha Panchayet at Pakbara Muradabad (16th October 2011) and also Mashaikh e tareeqat conference of Bareilly (26th November 2011) are some of the examples.

HISTORICAL FACT AND THE NEED OF THE HOUR

The history of India bears witness to that fact that when Alama Fazle Haq Khairabadi gave the clarion call to fight for the freedom of our country all the Khanqahs and almost all the Ulama and Mashaikh of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat rose in unison and gave proof of their national unity and fought for Independence which resulted in liberation of our country from British rule.

But after gaining freedom, our Khanqahs and The Ulama of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat went back to the work of dawa and spreading Islam, thinking that the efforts that were undertaken to gain freedom are distant from religion and leaving it to others to do the job. Thus the Independence for which our Ulama and Mashaikh paid supreme sacrifice and laid down their lives resulted in us being enslaved and thereby depriving us legimative right to participate in the governance of our country.

After the Independence hundreds of issues were faced by the Umma, whether religious or economic were not dealt with in a proper way and we kept lagging behind. During the lat 50 years or so a handful of people of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat could become MLA's, MP's and minister due to their individual efforts lacking all along solid organized community backing as a result of which Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat remained disassociated with the Government machinery and we find that we have not been able to found foothold in the Waqf Board, Central Waqf Board, Hajj Committee, Board for Development of Arbi, Persian & Urdu or Minorities Commission. Similarly when we look towards political parties big or small we see a specific non-Sunni lobby having strong presence. In all the Institution mentioned above and in all political parties Sunni presence is conspicuous by its absence.

Time and again Ulama and Mashaikh have declared that the Sunni's constitutes a total of approximately 75% of all Muslim population. This assertion have lived with us as a mere slogan and we have not been able to assert ourselves nor have we made any concerted efforts to do so. It is the need of the hour that The Ulama and Mashaikh should unite and come on single platform under the banner of Ahl-E- Sunnah Wal-Jamaat to put forward their message to the Sunni Qaum. To propagate our message Sunni conferences should be held in the District Head Quarters and State Capitals at least once a year to show our strength and numbers this is an uphill task and would require huge efforts but rest assured that once we do that we shall be able to demonstrate our number leaving the non-Sunni way behind thereby changing the perception of political parties towards us and ensuring proper representation in every field.

AIMS AND OBJECTIVES OF AIUMB

To safeguard the right of Muslim in general and Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in particular.

To fight for proper representation of responsible person of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in national and regional politics by creating a peaceful mass movement.

To ensure representation of Sunni Muslim in Government Organization specially in Central Sunni Waqf Boards and Minorities Commission.

To fight against the stranglehold and authoritarianism of non-Sunni's in State Waqf Board.
To ensure representation of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in the running of the state waqf board.

To end the unauthorized occupation of the Waqf properties belonging to Dargahs, Masajids, Khanqahs and Madarasas, by ending the hold of non-Sunni's and to safeguard Waqf properties and to manage them according to the spirit of Waqf.

To create an envoirment of trust and understanding among Sunni Mashaikh, Khanqahs and Sunni Educational institution by realizing the grave danger being paced by Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat.

To rise above pettiness, narrow mindedness and short sightedness to support common Sunni mission.

To work towards helping financially weak educational institutions.

To provide help to people suffering from natural calamities and to work for providing help from Government and other welfare institutions.

To help orphans, widows, disabled and uncared patients.

To help victims of communalism and violence by providing them medical, financial and judicial help.

To organize processions on the occasion of Eid-Miladun-Nabi (SAW) in every city under the leadership of Sunni Mashaikh. To restore the leadership of Sunni Mashaikh in Juloos-E-Mohammadi (SAW) wherever they were organized by Wahabi and Deobandis.

To serve Ilm-O-Fiqah and to solve the problem in matters relating to Shariah by forming Mufti Board to create awareness among the Muslims to understand Shariah

To establish Interaction with electronic and print media at district and state level to express our viewpoint on sensitive issues.

Ashrafe–Millat Hazrat Allama Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhowchhwi

President & Founder All India Ulama & Mashaikh Board

Email : ashrafemillat@yahoo.com

Twitter : www.twitter.com/ashrafemillat

Facebook : www.facebook.com/AIUMBofficialpage

Website: www.aiumb.com

Head Office :

20, Johri Farm,

2nd Floor, Lane No. 1

Jamia Nagar, Okhla

New Delhi -25

Cell : 092123-57769

Fax : 011-26928700

Zonal Office

106/73-C,

Nazar Bagh, Cantt. Road,

Lucknow.

Email : aiumbdel@gmail.com

ان شاء اللہ عزوجل
رومن اردو میں بہت جلد آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔
دعوت اسلامی اور مدنی چینل کا ہی رد کیوں ؟؟؟؟؟